مقادیر نصابِ زکوٰۃ

(جناب پروفیسر محمد سلیم صاحب پرنسپل شاہ ولی اللہ کالج، منصورہ)

ہندوستان اور پاکستان میں ابتدائے عہدِ اسلامی سے زکوٰۃ کا نصابِ زکوٰۃ درج ذیل رہا ہے۔

چاندی	۵۲½ تولہ
سونا	۷½ تولہ

جمہور امت کا اس پر عمل تھا اور مختلف فرقوں کے درمیان بھی اس مسئلہ پر کوئی اختلاف نہیں تھا ادھر اس صدی کے آغاز سے ایک نئی تحقیق پیش کی جا رہی ہے جس کے مطابق نصابِ زکوٰۃ درج ذیل قرار پایا ہے:

چاندی	۳۶ تولہ	۵½ ماشے
سونا	۵ تولہ	۲½ ماشے

سب سے پہلے مولانا عبد الحی فرنگی محلی نے یہ تحقیق پیش فرمائی ہے۔ پھر اس کو مولانا عبد الشکور لکھنوی نے علم الفقہ میں اختیار کر لیا۔ پھر اس کو مولانا مجیب اللہ ندوی نے اسلامی فقہ میں قبول کر لیا۔ اب مولانا محمد یوسف اصلاحی صاحب نے آسان فقہ میں بھی اختیار کر لیا ہے۔ یہ تدریج یہ تحقیق قبولیت حاصل کرتی جا رہی ہے۔ فرنگی محل، ندوہ اور مدرسۃ الاصلاح کے بزرگ اس کے مؤید بن گئے ہیں۔

لہٰذا اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ مقادیر نصابِ زکوٰۃ کی تحقیق کی جائے۔ پورے مسئلہ کی تنقیح کر کے صحیح اوزان پیش کر دیئے جائیں تاکہ یکسوئی اور یک رنگی جو شریعتِ مطہرہ کی روح ہے بحال ہو جائے۔

عن ابی سعید الخدری۔ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی ما دون خمس زود صدقۃ۔ ولیس فی ما دون خمس اواق صدقۃ۔ ولیس فی ما دون خمسۃ اوسق صدقۃ (متفق علیہ)

اس حدیث شریف سے جو نصابِ زکوٰۃ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے:

(۱) اونٹ: ۵ عدد پر زکوٰۃ ہے۔

(۲) چاندی ۵ اوقیہ پر زکوٰۃ ہے = ۲۰۰ درہم - متفق علیہ

(۳) غلہ ۵ وسق پر زکوٰۃ ہے = ۳۰۰ صاع - متفق علیہ

بروایت حضرت علیؓ سونا ۲۰ مثقال (دینار) پر زکوٰۃ ہے۔

اب تحقیق طلب مسئلہ یہ ہے کہ درہم، مثقال اور صاع کے اوزان عہدِ صحابہ میں کیا تھے۔ اور ہندوستان پاکستان کے اوزان کے مطابق وہ کتنے کے مساوی ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن خلدون کا یہ بیان بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

فاعلم ان الاجماع منعقدة عند صدر الاسلام وعهد الصحابة والتابعين ان الدرهم الشرعي هو الذي تزن العشرة من سبعة مثاقيل من الذهب والاوقية منه اربعون درهماً۔ وهو على هذا سبعة اعشار الدينار ووزن المثقال من الذهب اثنتان وسبعون حبة من الشعير۔

وهذه المقادير كلها ثابتة بالاجماع

واما وزن الدينار باثنين وسبعين حبة من الشعير الوسط، فهو الذى نقله المحققون وعليه الاجماع الا ابن حزم خالف ذالك وزعم وزنه اربعة وثمانين حبة نقل ذالك عنه القاضى عبد الحق ورده المحققون وعدوه وهماً وغلطاً وهو الصحيح وهو يحق الحق بكلماته (ص۲۲ مطبع ازہر قاہرہ)

عبارت بالا کا مفہوم یہ ہے:

اوائلِ اسلام میں صحابہ اور تابعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ

۱۰ درہم ، ۷ مثقال کے برابر ہیں۔ اور

۱ اوقیہ ۴۰ دراہم کے برابر ہے۔ اور

۱ مثقال ۷۲ دانہ جو کے برابر ہے۔

یہ اوزان سب کے سب اجماع سے ثابت ہیں۔ محققین نے اجماع نقل کیا ہے۔ سوائے ابن حزم کے جو اندلسی تھے۔ ان کے نزدیک ایک مثقال ۸۴ حبّہ کے برابر ہے جیسا کہ ان سے قاضی عبد الحق نے روایت کی ہے لیکن محققین نے اس کی تردید کی ہے۔ اس کو ابن حزم کا وہم اس کی غلطی شمار کیا ہے اور یہی بات حق ہے۔

اِس بیان سے یہ بات تو معلوم ہوگئی کہ عہدِ صحابہ اور تابعین میں زکوٰۃ کا نصاب اور اس کے اوزان کیا تھے۔ اب تحقیق طلب مسئلہ صرف یہ رہ جاتا ہے کہ ہند و پاک اوزان کے مطابق یہ کتنے کے مساوی ہیں۔

حکیم شریف خاں شاہجہان آبادی نے قرابادین میں لکھا ہے کہ

۱ حبہ شعیر (جَو)، ½ رتی کے مساوی ہے۔

اس حساب سے ہندوستانی اوزان یہ قرار پاتے ہیں:

(۱) حبہ = ½ رتی

(۲) درہم = ۳ ماشہ ۷ رتی

(۳) مثقال = ۴ ماشہ ۴ رتی

(۴) اوقیہ = ۱۰ تولہ ۶ ماشہ

صاع کے سلسلہ میں البتہ اختلاف قدیم سے چلا آرہا ہے۔ بشاری مقدسی کے بیان کے مطابق حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک صاع ۸ رطل کا تھا۔ جب امیر معاویہؓ کے زمانے میں سعید بن العاص مدینہ کے عامل مقرر ہوتے تو انہوں نے صاع کا وزن گھٹا کر ⅓ ۵ رطل مقرر کر دیا۔ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت عمرؓ کا مسلک اختیار کیا ہے۔ اور حنفیوں کا اسی پر عمل ہے۔ ایک رطل ۹۰ مثقال کے برابر ہوتا ہے۔ اس حساب سے حنفی صاع کا وزن ۳ سیر ۶ چھٹانک ہوا۔ اس کے برخلاف خطابی نے معالم السنن میں تشریح کی ہے کہ امام مالکؒ کے نزدیک حضرت عمرؓ کا صاع بھی ⅓ ۵ رطل کا تھا۔ اور جب امام ابو یوسفؒ حج کے لیے مدینہ آتے تو انہوں نے صحابہ کے گھروں سے صاع کا پیمانہ لاکر ان کو دکھلایا۔ کہتے ہیں کہ امام ابو یوسفؒ نے ان کی بات مان لی تھی۔ بہر کیف دوسرے ائمہ کے نزدیک صاع ⅓ ۵ رطل کے برابر ہے۔ اس لیے مالکی صاع ۲ سیر ۴ چھٹانک کے برابر ہوا۔

اب اس وضاحت کی روشنی میں نصابِ زکوٰۃ کی مقدار حسبِ ذیل قرار پائی ہے۔

(۱) سونا۔ ۲۰ مثقال = ۷ تولہ ۶ ماشہ

(۲) چاندی ۵ اوقیہ = ۲۰۰ درہم = ۵۲ تولہ ۶ ماشہ

(۳) پیداوارِ غلہ ۵ وسق = ۳۰۰ صاع = حنفی ۲۵ من ۱۲ سیر ۸ چھٹانک

مالکی ۱۶ من ۳۵ سیر

(۴) فطرہ۔ نصف صاع حنفی ۱ سیر ۱۱ چھٹانک

مالکی ۱ سیر ۲ ″

ابتدائے عہد اسلام ہندوستان میں مولانا ابوالفتح رکن الدین بن حسام الدین ناگوری نے بڑی تحقیق سے فتاویٰ حمادیہ تصنیف فرمائی تھی۔ یہ قاضی القضاۃ شیخ حماد الدین احمد کی جانب سے بلاد نہروالہ (گجرات) میں مفتی تھے۔ اس میں انہوں نے اکابر علماء ہندوستان کی تحقیقات، متعلق اوزان شرعیہ نقل فرمائی ہیں۔ اس میں کنز الدقائق کے شارح مولانا معین الدین کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ

قیراط = ۱ $\frac{4}{5}$ رتی

درہم = ۲۵ $\frac{1}{5}$ رتی

اور چاندی کا نصاب ہمارے بلاد کے اعتبار سے ۵۲ $\frac{1}{2}$ تولہ، سونا ۷ $\frac{1}{2}$ تولہ ہے۔ نیز اس میں درج ہے کہ شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ ابراہیم بن عبداللہ تاجر ملتانی ۶۹۴ھ میں حج کے لیے مکہ مکرمہ گئے تو وہاں انہوں نے شرعی اوزان کی ہندوستانی اوزان کے مطابق تحقیق کی۔ یہ وہی ہے جو آج تک ہندوستان میں رائج ہے۔

عہد تغلق میں کمال کریم ناگوری نے مجموعہ خانی کے نام سے ایک مجموعہ فقہ مرتب کیا تھا۔ اس میں اوزان شرعیہ کے متعلق ابن مالک کے منظومہ معرفۃ الدرہم والدینار سے یہ شعر نقل کیے گئے ہیں۔

دو بیست درہم نقرئی کان ہست نصاب پنجاہ و دو و نہم تولہ زروئے حساب

ہست مثقال زر کہ ہست نصاب وزن او ہفت و نہم تولہ نگر

صاع کوفی ہست اے مرد فہیم در صد ہفتاد تولہ مستقیم

یہ تحقیق بھی ہندوستان میں رائج نصاب سے مطابقت رکھتی ہے۔ جدید طریقہ سے بھی اس تعین کی توثیق ہو جاتی ہے۔ رافعی، خجندی اور حکیم شریف خان کے بیان کے مطابق جاہلیت اور اہلِ اسلام اور قرونِ وسطیٰ میں دینار (مثقال) کے وزن میں کبھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ البتہ درہم ہمیشہ تبدیل ہوتا رہا ہے۔ دنیا کے بہت سے عجائب خانوں میں بنی امیہ اور بنی عباس کے دور کے دینار موجود ہیں۔ ایک ایسا دینار شاہ ولی اللہ اورینٹل کالج منصورہ کے دارالنوادر میں بھی موجود ہے۔ اس پر یہ عبارت درج ہے۔

ضرب هذه الدينار سنة ثمان وخمسين مائة

یعنی یہ سکہ ۱۵۸ھ میں مضروب ہوا ہے۔ اسی سال امام اعظمؒ نے انتقال فرمایا تھا۔ اس دینار کا وزن کرایا گیا تو $4\frac{1}{2}$ ماشہ نکلا۔ جو ہندوستان تحقیق کے عین مطابق ہے۔ ان تمام باتوں سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ قدیم سے جو نصابِ زکوٰۃ (ہندوستانی اوزان میں) رائج چلا آرہا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اوزانِ شرعیہ

اوائلِ اسلام کے عین مطابق ہے۔ اس پر اجماعِ امت ثابت ہے۔ اس سے انحراف غلطی اور نادانی ہے۔

اضافہ

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی دار العلوم دیوبند کی تحقیق بھی یہی ہے کہ چاندی کا نصاب ۵۲ ½ تولہ ہے۔ ان کا فتویٰ درجِ ذیل ہے:

"نصابِ نقرہ ساڑھے باون تولہ ہوتا ہے کیونکہ شریعت میں دراہم کے اندر وزن سبعہ معتبر ہے۔ اس کی تصریح جملہ کتبِ فقہ میں ہے اور وزنِ سبع یہ ہے کہ دس درہم برابر سات مثقال کے ہوں۔ اس حساب سے دو سو درہم برابر ۱۴۰ مثقال کے ہوتے اور مثقال کا وزن معروف ساڑھے چار ماشہ ہے۔ چنانچہ اس کی تصریح بہت جگہ موجود اور علماء کبار نے اس کو اختیار کیا ہے۔ پس دو سو درہم برابر ۶۳۰ ماشہ کے ہوتے۔ اس کو ۱۲ پر تقسیم کرنے سے ۵۲½ تولہ خارج قسمت نکلا۔ یہی نصابِ فقہ ہے۔ فقط"

(فتاویٰ دار العلوم جلد ۳، ۴ ص۹ کتب خانہ امدادیہ۔ دیوبند)

(سہ فتاویٰ کی مطبوعہ عبارت میں یہاں ½ ۱۲ چھپ گیا ہے، جو ظاہر ہے کہ کتابت کی غلطی ہے)۔

غلام علی